www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:18 ☆ تاریخ:30 اپریل 2018 تا 06 مئی 2018ء بمطابق 13 شعبان 19 شعبان 1439ھ ☆ صفحات:16

مرحوم مولانا مصطفیٰ انصاری کی دینی، تبلیغی، علمی، اصلاحی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش

سرینگر/ وادی کے معروف عالم دین، مفسر قرآن اور اتحاد المسلمین کے سابق صدر مرحوم مولانا مصطفیٰ حسین انصاری کو ان کی بارہویں برسی پر شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تنظیم کے ترجمان نے کہا ہے کہ مولانا مصطفیٰ صاحب کا فقدان بہت عرصہ تک محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم مولانا صاحب مایہ ناز عالم دین، شعلہ بیان خطیب، مفسر قرآن اور برجستہ قلمکار تھے جنہوں نے پوری زندگی تبلیغ دین متین میں صرف کی اور مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں لکھ کر قوم کے سامنے پیش کی ہیں۔ انہیں یاد کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ کشمیر میں مسلمانوں بالخصوص شیعان کے تئیں ان کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مرحوم کا ارتحال ملت اسلامیہ کشمیر کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ مرحوم انصاری صاحب ایک بلند پایہ عالم باعمل اور مفکر اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ بے لوث اور نڈر قومی رہنما تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی قوم کی اصلاح اور اشاعت علوم اہلبیت میں صرف کردی۔ مولانا صاحب کی سیاسی خدمات کو ناقابل فراموش قرار دیتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ ساٹھ کی دہائی کی ایکشن کمیٹی کی تحریک سے لیکر

مرتے دم تک مرحوم اتحاد المسلمین کی سیاسی تحریک سے وابستہ رہے اور جذبہ حریت سے سرشار کارکنوں کی رہنمائی انجام دیتے رہے۔ ترجمان نے مرحوم قائد کے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان کی راہ و روش کی ہر صورت میں پیروی کی جائے گی۔

جدوجہد کی کامیابی کیلئے ہوشمندی اور جامع حکمت عملی درکار: پروفیسر غنی

سری نگر/ اسیٹر مزاحمتی لیڈر پروفیسر عبدالغنی بٹ نے رواں جدوجہد کی کامیابی کیلئے ہوشمندی، وسعت قلبی اور جامع حکمت عملی پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے انتظار میں گزشتہ 70 برسوں کے دوران مظلوم کشمیری قوم کی لاتعداد بہاریں خزاں کی نذر ہو چکی ہیں۔ شفندی پورہ کپوارہ میں گذشتہ نماز جمعہ سے قبل مقامی جامع مسجد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلم کانفرنس کے چیئرمین پروفیسر عبدالغنی بٹ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل التواء تے کشمیریوں کی نہ جانے کتنی بہاریں لٹ گئیں اور بدقسمتی سے اب بھی یہی صورتحال پائی جاتی ہے کیونکہ ہم نے بحیثیت ایک قوم آج تک بھارت کی جارحانہ اور سخت پالیسیوں و چالبازیوں کا مقابلہ یا توڑ کرنے کیلئے کوئی جامع اور دوررس حکمت عملی نہیں اپنائی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جدوجہد کی سب سے بڑی خامی یہ رہی ہے کہ ہم نے عمل سے زیادہ ردعمل پر بھروسہ کیا۔ پروفیسر غنی کا کہنا تھا کہ جب تک ہم ایک غیور اور باشعور قوم کے طور اپنی رواں جدوجہد کیلئے جامع حکمت عملی، واضح پالیسی، دوٹوک موقف اور قومی مفاد پر مبنی طریقہ کار وضع نہیں کریں گے تب تک ہماری مظلوم اور محکوم قوم کو طرح طرح کی سختیوں، مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیاسی لیڈرشپ قوم کا راہنما ہوتا ہے اسلئے ایک سیاستدان کو ہر معاملے اور ہر زاویے پر نظر رکھنا پڑتی ہے۔

اسرائیلی پارلیمنٹ میں اذان دینے والے احمد الطیبی کی زندگی کی مختصر داستان

1999ء کے بعد الطیبی بطور رکن اسرائیلی پارلیمنٹ کئی مرتبہ منتخب ہوئیں اور وہ اسرائیلی پارلیمنٹ میں تشکیل پانے والی کئی کمیٹیوں کا حصہ رہیں

ولایت ٹائمز ڈیسک

تاریخ پیدائش: 19 دسمبر 1958ء

جائے پیدائش: طیبہ شہر مقبوضہ فلسطین

شریک حیات: ڈاکٹر لی الطیبی

بچے: 2 بیٹیاں

تعلیم: الطیبی نے بیت المقدس میں واقع "عبری یونیورسٹی" سے میڈیکل سائنس کی سند حاصل کر رکھی ہے۔

مختصر تعارف: احمد الطیبی سن 1948ء کے عرب کے نام سے جانے جانے والے فلسطینیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ایک میڈیکل ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ سیاستدان بھی ہیں جنہوں نے 1996 میں "عربی تبدیلی تحریک" کے نام سے اپنی سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی۔ وہ اسرائیلی پارلیمنٹ کے رکن ہیں اور اس حوالے سے مشہور ہیں کہ انہوں نے اسرائیلی پارلیمنٹ میں اذان کے خلاف قرارداد منظور ہونے کی شدید مخالفت کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں خطاب کے دوران ہی اذان دی اور اسرائیلیوں کو چیلنج کیا کہ وہ ان کی آواز کو روک کر دکھائیں۔

احمد الطیبی مقبوضہ بیت المقدس کا شہر الطیبہ میں 1958ء کو ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئیں جسے صہیونیوں نے 1948ء میں یافا نامی فلسطینی شہر سے نکال دیا تھا جو بعد میں بیت المقدس منتقل ہوگئی تھی۔

عملی زندگی: الطیبی نے 1993ء سے 1996ء تک سابق فلسطینی صدر یاسر عرفات کے سیاسی مشیر کے عہدے پر فائز رہے۔ اپنے اس عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد الطیبی نے اسرائیلی انتخابات میں حصہ لیا اور "عربی تبدیلی تحریک" کے ٹکٹ پر رکن اسرائیلی پارلیمنٹ منتخب ہوئے۔

1999ء کے بعد الطیبی بطور رکن اسرائیلی پارلیمنٹ کئی مرتبہ منتخب ہوئیں اور وہ اسرائیلی پارلیمنٹ میں تشکیل پانے والی کئی کمیٹیوں کا حصہ رہیں۔

سیاسی تجربہ:

احمد الطیبی نے 1996 میں عربی تبدیلی تحریک کے نام سے اپنی سربراہی میں ایک سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی، اس سال اسرائیلی الیکشن کمیشن نے الطیبی کی جماعت رجسٹرڈ کیا اس وقت اسرائیل میں دائیں بازو کی سیاسی جماعتوں نے الطیبی کی (جو کہ یاسر عرفات کے سیاسی مشیر بھی تھے) اسرائیلی ریاست سے وفاداری کو مشکوک قرار دیا۔

1996ء کے اسرائیلی عام انتخابات میں الطیبی کی نومولود سیاسی جماعت نے حصہ نہیں لیا، البتہ 1999ء میں الطیبی انتخابات میں حصہ لیا اور ان کی جماعت نے اسرائیلی پارلیمنٹ کی دو نشستیں حاصل کیں۔

فلسطینیوں کی اسرائیلیوں کے خلاف مزاحمتی عمل میں بھی الطیبی کا نمایاں کردار رہا۔ الاقصیٰ انتفاضہ کے نام سے مشہور تحریک میں وہ زخمی ہونے والے سب سے پہلے فلسطینی تھے۔ الطیبی اس وقت زخمی ہوئے تھے جب انہوں نے سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شارون کو 28 دسمبر 2000ء میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔

الطیبی کئی مواقع پر فلسطینیوں کا دفاع کرتے ہوئے اسرائیلی افواج سے الجھ پڑیں اور 2002 میں انہیں فلسطینیوں کے علاقے میں داخلے سے منع کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں اسرائیلی الیکشن کمیشن نے الطیبی کے الیکشن لڑنے پر پابندی عائد کر دی۔ البتہ انہوں نے اپنے خلاف اس فیصلے کو معطل کروانے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد 2003ء کے انتخابات میں حصہ لیا اور ایک بار پھر کامیابی حاصل کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے رکن بن گئے۔

احمد الطیبی اسرائیلی پارلیمنٹ کا حصہ بن کر اسرائیل کے خلاف جدوجہد کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اسرائیل میں شدید تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

نومبر 2016ء میں طیبی نے اسرائیلی پارلیمنٹ میں اس وقت اذان دی جب اسرائیلی حکومت نے بیت المقدس میں اذان پر پابندی عائد کرنے کی قرارداد منظور کروائی، انہوں نے اذان پارلیمنٹ میں اپنے خطاب کے دوران دیا اور حکومت کو برملا چیلنج کر دیا کہ اذان بند نہیں ہوگی۔

امام مهدی عج اهل سنت کی نگاه میں

امام مہدی عج اللہ فرجہ الشریف کا موضوع ایسا موضوع نہیں ہے کہ محض شیعہ حضرات اس پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ اس موضوع پر تمام اسلامی دانشور خواہ وہ کسی بھی مذہب اور مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں سب متفق ہیں نیز سب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے خاندان سے ہوں گے، ان کے ہم نام ہوں گے اور علی وفاطمہ علیہما السلام کی نسل مبارک سے ہوں گے اور جب ظہور فرمائیں گے تو وہ دنیا کہ جو ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی اسے عدل وانصاف سے پر کریں گے اور اسلامی مفکرین اور دانشوروں کا یہ اتفاق اس بنا پر ہے کہ امام مہدی عج کے حوالے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ سے احادیث متواتر بلکہ ان سے بڑھ کر احادیث وارد ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وصلواتہ علی محمد و آلہ

امام مہدی عج اللہ فرجہ الشریف کا موضوع ایسا موضوع نہیں ہے کہ محض شیعہ حضرات اس پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ اس موضوع پر تمام اسلامی دانشور خواہ وہ کسی بھی مذہب اور مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں سب متفق ہیں نیز سب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے خاندان سے ہوں گے، ان کے ہم نام ہوں گے اور علی وفاطمہ علیہما السلام کی نسل مبارک سے ہوں گے اور جب ظہور فرمائیں گے تو وہ دنیا کہ جو ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی اسے عدل وانصاف سے پر کریں گے اور اسلامی مفکرین اور دانشوروں کا یہ اتفاق اس بنا پر ہے کہ امام مہدی عج کے حوالے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ سے احادیث متواتر بلکہ ان سے بڑھ کر احادیث وارد ہوئی ہیں۔

ہاں البتہ اس حوالے سے اہل سنت میں اختلاف نظر موجود ہے کہ آیا وہ امام حسنؑ کی اولاد میں سے ہوں گے یا امام حسینؑ کی اولاد میں سے ہوں گے یا یہ کہ آیا وہ پیدا ہو چکے ہیں یا پیدا ہوں گے؟

اہل سنت کے وہ علماء اور مفکرین جو شیعہ علماء کی اس بات سے اتفاق رکھتے ہیں کہ امام مہدی (عج) پیدا ہو چکے ہیں اور ابھی زندہ ہیں اور امام حسن عسکریؑ کے فرزند ارجمند ہیں ان کی اچھی خاصی تعداد ہے مثلاً ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ابوسالم کمال الدین محمد بن طلحہ بن محمد قرشی شافعی اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسول میں۔

۲۔ ابوعبداللہ محمد بن یوسف محمد گنجی شافعی اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان میں۔

۳۔ نورالدین علی بن محمد بن الصباغ مالکی اپنی کتاب الفصول المہمہ میں۔

۴۔ فقیہ واعظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزغلی بن عبداللہ بغدادی حنفی جو کہ سبط ابن جوزی کے نام سے مشہور ہیں۔

۵۔ محی الدین عربی حاتمی اندلسی اپنی کتاب الفتوحات المکیہ میں۔

۶۔ نورالدین عبدالرحمن بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی شرح کافیہ ابن حاجب کے مصنف اپنی کتاب شواھد النبوۃ میں۔

۷۔ شیخ عبدالوھاب بن احمد بن علی شعرانی مصری اپنی کتاب الیواقیت والجواھر میں۔

۸۔ جمال الدین عطاءاللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ اپنی کتاب روضۃ الاحباب فی سیرۃ النبی والآل والاصحاب میں۔

۹۔ حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری کہ جو خواجہ پارسا کے نام سے مشہور ہیں اپنی کتاب فصل الخطاب میں۔

۱۰۔ عبدالرحمن جو کہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے اپنی کتاب مرآۃ الاسرار میں

۱۱۔ شیخ حسن عراقی۔

۱۲۔ ابومحمد احمد بن ابراہیم بلاذری حدیث مسلسل میں۔

۱۳۔ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن خشاب کہ جو ابن خشاب کے نام سے مشہور ہیں اپنی کتاب تواریخ موالید الائمہ ووفیاتھم میں جناب علامہ سید محسن امین شامی کتاب اعیان الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۶۴ سے ۷۰ تک میں ان تیرہ افراد کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد فرماتے ہیں ان کے علاوہ دیگر اہل سنت کہ جو امام مہدی عج کے موجود ہونے کے قائل ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جو بھی ان علماء کے بارے میں جاننا چاہتا ہے وہ ہماری کتاب البرھان علی وجود صاحب الزمان اور علامہ نوری کی کتاب کشف الاستار کی طرف رجوع کرے۔

نہج البلاغہ کے شارح ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

اس جہان کے ختم ہونے سے پہلے مہدی موعود منتظر کے آنے کا مسئلہ مسلمانوں میں مورد اتفاق ہے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۵۳۵

قاضی بہلول بہجت افندی اپنی کتاب تشریح ومحاکمہ در تاریخ آل محمد علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ میں اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

امام ابوالقاسم محمد المہدی ابھی تک زندہ ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اذن فرمائے گا ظہور فرمائیں گے چونکہ امت کے درمیان امام کا ظہور مورد اتفاق ہے لہذا اس کے دلائل کی وضاحت کے ہم محتاج نہیں ہیں قاضی بہلول بہجت افندی، تشریح ومحاکمہ در تاریخ آل محمد ص چاپ ہفتم ص ۱۳۹ الی ۱۴۱

اس اتفاق کی بنیاد وہ بہت ساری احادیث ہیں کہ پیغمبر اسلام سے امام مہدی عج کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور علماء کرام نے انہیں اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور ان کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے اور بہت سے علماء نے تو اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں تو ان فراوان احادیث اور کتب کے ہوتے ہوئے شیعہ سنی علماء اور محققین کبھی بھی اس مسئلہ میں شک وتردید کا شکار نہیں ہو سکتے سوائے ایسے عقل وخرد سے بیگانے اور دشمن دین خدا کہ جو اس موضوع کو واضح اور روشن دیکھنے سے محروم ہیں اور اپنے خود ساختہ خیالات میں ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں ورنہ اگر دیکھا جائے تو ان بے شمار احادیث جو کہ متواتر بلکہ تواتر سے بھی بالاتر ہیں ان کی تصدیق عقیدہ نبوت کی اہم جزو ہے اور ان کا انکار گویا نبوت کا انکار ہے۔

اسی لئے جب ایک بزرگ عالم دین سے پوچھا گیا کہ آیا مہدی منتظر کا ظہور دین کی ضروریات میں سے ہے اور اس کا انکار مرتد ہونے کا سبب ہے یا نہ؟ تو انہوں نے جواب دیا:

یہ اعتقاد دین کی ضروریات میں سے ہے اور ان کا انکار موجب کفر ہے قاتل مقدار اللوامع الحسیہ چاپ تبریز پاورقی صفحہ ۲۹۹

حجاز کی ایک برجستہ علمی شخصیت اور مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر شیخ عبدالمحسن عباد اپنی ایک تقریر کہ جو عقیدہ اہل سنت والاثر فی المہدی المنتظر کے عنوان سے مدینہ یونیورسٹی کے رسالہ میں بھی آئی ہے اس میں کہتے ہیں:

میں ان چھبیس اصحاب کے نام کہ جنہوں نے پیغمبر اسلام سے مہدی کے بارے میں احادیث نقل کی ہیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

(۱) عثمان بن عفان (۲) علی بن ابی طالب (۳) طلحہ بن زبیر (۴) عبدالرحمن بن عوف (۵) الحسین بن علی (۶) ام سلمہ (۷) ام حبیبہ (۸) عبداللہ بن عباس (۹) عبداللہ بن مسعود (۱۰) عبداللہ بن عمر (۱۱) عبداللہ بن عمرو (۱۲) ابوسعید الخدری (۱۳) جابر بن عبداللہ (۱۴) ابوھریرہ (۱۵) انس بن مالک (۱۶) عمار بن یاسر (۱۷) عوف بن مالک (۱۸) پیغمبر اسلام کے خادم ثوبان (۱۹) قرۃ ابن ایاس (۲۰) علی الھلالی (۲۱) حذیفہ بن الیمان (۲۲) عبداللہ بن حارث بن حمزہ (۲۳) عمران بن حصین (۲۴) ابوالطفیل (۲۵) جابر الصدفی۔ کتاب مصلح جہانی

وہ مزید اپنی بات بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

وہ آئمہ کہ جن سے صحاح، سنن، ناقت ناموں اور مسانید وغیرہ میں مہدی کے حوالے سے احادیث نقل ہوئی ہیں وہ تحقیق کے مطابق ۳۸ افراد ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) ابوداؤد اپنی سنن میں (۲) ترمذی اپنی جامع میں (۳) ابن ماجہ اپنی سنن میں (۴) نسائی کی سفارینی نے اسے لوامع الانوار البھیہ میں ذکر کیا ہے اور مناوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے جب کہ میں نے اسے صغری میں دیکھا شاید کبری میں ہو (۵) احمد اپنی مسند میں (۶) ابن حبان اپنی صحیح میں (۷) حاکم اپنی مستدرک میں (۸) ابوبکر بن شیبہ المصنف میں (۹) نعیم بن حماد کتاب الفتن میں (۱۰) حافظ ابو نعیم کتاب المھدی در الحلیہ میں (۱۱) طبرانی الکبیر والاوسط والصغیر میں (۱۲) دارقطنی الافراد میں (۱۳) باوردی معرفۃ الصحابہ میں (۱۴) ابویعلی اسامہ اپنی مسند میں (۱۵) بزاز اپنی مسند میں (۱۶) حارث بن ابی اسامہ اپنی مسند میں (۱۷) خطیب تلخیص المتشابہ اور المتفق والمفترق میں (۱۸) ابن عساکر اپنی تاریخ میں (۱۹) ابن مندہ تاریخ اصفہان میں (۲۰) ابوالحسن حربی اول من الحربیات میں (۲۱) تمام الرازی اپنی فوائد میں (۲۲) ابن جریر تھذیب الآثار میں (۲۳) ابوبکر مقری اپنی معجم میں (۲۴) ابوعمرو الدانی اپنی سنن میں (۲۵) ابوغنم کوفی کتاب الفتن میں (۲۶) دیلمی مسند الفردوس میں (۲۷) ابوبکر الاسکاف فوائد الاخبار میں (۲۸) ابوالحسین بن المناوی کتاب الملاحم میں (۲۹) بیہقی دلائل النبوۃ میں (۳۰) ابوعمر والمقری اپنی سنن میں (۳۱) ابن الجوزی اپنی تاریخ میں (۳۲) یحیی بن عبدالحمید الحمانی اپنی مسند میں (۳۳) رویانی اپنی مسند میں (۳۴) ابن سعد طبقات میں (۳۵) ابن خزیمہ (۳۶) الحسن بن سفیان (۳۷) عمرو بن شیبہ (۳۸) ابوعوانہ مصلح جہانی ص ۱۰۹ و ۱۱۰ امام مہدی ج ص ۱۳۹ الی ۱۵۳ مسجد نبوی کے بعض مضافات کہ جو آل سعود کے دور حکومت میں کچھ عرصہ قبل تعمیر ہوئے ہیں ان عمارتوں کی چھتوں کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ روشنی ان سے گزرتی ہے میں نے ان عمارتوں کی دیواروں پر بعض صحابہ اور ہمارے بارہ ائمہ کے اسماء کا مشاھدہ کیا ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا نام یوں لکھا ہوا ہے محمد بن الحسن العسکری اور یہ بات ہمارے شیعہ عقیدہ کے مطابق ہے کہ امام زمانہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں میں اپنے مضمون کو فارسی کے شاعر فرید الدین عطار نیشاپوری کے ان اشعار پر ختم کرتا ہوں:

صد ہزاران اولیاء روی زمین از خدا خواہند مہدی را یقین
یا الٰہی مہدیم از غیب آر تا جہان عقل گردد آشکار
مہدی ہادی است تاج اتقیاء بہترین خلق برج اولیاء

مظہر العجائب العقل ینابیع المودۃ ص ۴۷۳

مولف: آیت اللہ سید ابوالحسن مولانا مترجم: مولانا علی اصغر سیفی

معرفت امام کے بغیر موت جاهلیت کی موت

تحریر: سیداحمد موسوی

مرحوم آیت اللہ علامہ عبدالحسین امینی "صاحب الغدیر" کا ایک نہایت دلچسپ مناظرہ

تہران کے ایک امام جماعت کہتے ہیں کہ میں الغدیر کے مؤلف علامہ عبدالحسین امینی رحمہ اللہ نجف سے تہران تشریف لائے تو میں بھی ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور علامہ سے درخواست کی کہ ہمارے غریب خانے بھی تشریف لائیں۔ علامہ نے میری دعوت قبول کرلی۔ میں نے علامہ کے اعزاز میں دیگر افراد کو بھی دعوت دی تھی وہ سب حاضر تھے کہ علامہ تشریف لائے اور ہم نے استقبال کیا۔ رات کو میں نے علامہ سے درخواست کی کہ کوئی ایسی بات سنائیں جس سے استفادہ کیا جاسکے اور روحانی تسکین کا سبب بنے۔ علامہ امینی نے فرمایا!

میں بعض کتب کا مطالعہ کرنے شام کے شہر حلب گیا اور وہیں مصروف مطالعہ ہوا۔ اس دوران ایک سنی تاجر سے شناسائی ہوئی۔ وہ نہایت مہذب اور منطقی انسان تھے اور میری ان کی دوستی بڑھتی گئی۔۔۔ ایک روز انہوں نے مجھے کھانے کی دعوت دی اور اپنے گھر بلایا۔ میں نے دعوت قبول کی اور جب رات کو ان کے گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شہر حلب کے تمام بزرگ شخصیات حاضر ہیں۔ بلند پایہ علمائے دین، جامعہ حلب کے اساتذہ، وکلاء، تجار، دکاندار، غرض ہر طبقے کے افراد کے علاوہ حلب کے قاضی القضات بھی موجود ہیں۔ کھانا کھایا گیا اور مہمانوں کی پذیرائی ہوئی تو قاضی القضات نے میری طرف رخ کیا اور کہا: جناب امینی صاحب! یہ شیعہ کیا مذہب ہے، اس کی بنیاد و اساس کیا ہے جس کا پیچھا تم سے چھوڑا نہیں جارہا؟

میں نے کہا: کیا یہ حدیث آپ کے ہاں قابل قبول ہے یا نہیں: "قال رسول اللہ (ص): من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاھلیۃ" جس نے اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر موت کو گلے لگایا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے؟

انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

میں نے کہا: آج کی بحث جاری رکھنے کے لئے یہی حدیث کافی ہے۔ قاضی القضات نے خاموشی اختیار کرلی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد میں نے پوچھا: آپ کی نظر میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کس پائے کی خاتون ہیں؟

کہنے لگے: "انھا مطھرۃ بنص الکتاب"، نص قرآن کے مطابق سیدہ سلام اللہ علیہا پاک و مطہر بی بی ہیں اور حضرت زہراء (س) آل رسول کے عظیم مصادیق میں سے ایک ہیں۔

میں نے کہا: "حضرت فاطمہ حکام وقت سے ناراض و غضبناک ہوکر کیوں دنیا سے رخصت ہوئیں؟ کیا وہ امام امت اور رسول اللہ کے خلفاء برحق نہ تھے؟ یا پھر معاذ اللہ حضرت فاطمہ (س) امام وقت کی معرفت حاصل کئے بغیر جاہلیت کی موت مریں؟!"

حلب کے عالم حیرت میں ڈوب گئے کیونکہ اگر وہ کہتے کہ حضرت زہراء کا غضب اور آپ (س) کی ناراضگی صحیح تھے تو اس کا لازمہ یہ ہوگا کہ حکومت وقت باطل تھی۔۔۔ اور اگر کہتے کہ سیدہ (س) سے غلطی سرزد ہوئی ہے اور آپ (س) معرفت امام کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہوئی ہیں تو یہ فاش غلطی ان کے مقام عصمت کے منافی ہوتی۔ جبکہ آپ (س) کے مقام عصمت و طہارت کی گواہی قرآن مجید نے دی ہے۔

حلب کے قاضی القضات بحث کی سمت تبدیل کرنے کی غرض سے بولے جناب امینی! ہماری بحث کا حکام عصر کی نسبت حضرت زہراء کے غضب و ناراضگی سے کیا تعلق ہے؟

مجلس میں حاضر افراد علم و دانش کے لحاظ سے اعلی مراتب پر فائز تھے اور انہیں معلوم ہوچکا تھا کہ علامہ امینی نے اس مختصری بحث میں کیا کاری ضرب ان کے عقائد پر لگائی ہے!

میں نے کہا: آپ لوگوں نے نہ صرف اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا ہے بلکہ ان افراد کی حقانیت کے حوالے سے بھی شک و تردد میں مبتلا ہیں جن کو آپ خلفاء رسول (ص) سمجھتے ہیں۔۔۔

ہمارے میزبان جو ایک طرف کھڑے تھے قاضی القضات سے کہنے لگے: "شیخنا اسکت، قد افتضحنا!" ہمارے شیخ! خاموش ہوجاؤ کہ ہم رسوا ہوگئے؛ یعنی آپ نے ہمیں رسوا کردیا۔

ہماری بحث صبح تک جاری رہی اور صبح کے قریب جامعہ کے متعدد اساتذہ، قاضی اور تاجر حضرات سجدے میں گر گئے اور مذہب تشیع اختیار کرنے کا اعلان کیا اور اس کے بعد انہوں نے علامہ امینی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں کشتی نجات میں بٹھانے کا اہتمام کیا تھا۔

یہ حکایت صرف اس لئے نقل کی گئی کہ اہل سنت بھی اہل تشیع کی مانند حدیث (من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ) کو قبول کرتے ہیں۔ اور یہ وہ حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر عصر اور ہر زمانے میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے جس کی معرفت کا حصول واجب ہے اور مسلمانوں کو بہرحال معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اپنی دینی تعلیمات کس سے حاصل کررہے ہیں اور ان سب کو جاننا چاہیے کہ ان کے زمانے کا امام کون ہے؟

سید احمد موسوی نامی ایک فاضل اہل دانش نے موجودہ گروپ پر حدیث مرگ جہل کے بارے میں ایک تحقیق ارسال فرمائی ہے جو یہاں پیش کرنا بہت مناسب ہوگا:

احادیث مجیبہ (مرگ جاہلیت) پر تحقیق:

تمام مسلمانوں کا اس نکتہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ قطعی طور پر سرکار دو عالم (ص) سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اور اعتبار پیدا کرچکا تھا کہ حکام ظلم و جور بھی اس کا انکار نہ کرسکے اور بدرجہ مجبوری تحریف و ترمیم پر اتر آئے۔

جیسا کہ علامہ امینی طاب ثراہ نے ان احادیث کو صحاح اور مسانید سے منقول کیا ہے لہٰذا اس کے مضمون کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا ہے۔ اس حقیقت میں نہ دو رائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک و شبہ کا اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اس کے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے۔ جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت درحقیقت کفر و الحاد کی موت ہے اور اس میں کسی اسلام کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ (الغدیر 10 ص 360)۔

رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہوسکتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرم (ص) کے دور بعثت کو علم و ہدایت کا دور اور اس کے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ اس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بنا پر راہ ہدایت و ارشاد کا پانا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں انسانی سماجیں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربے کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کے مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انہیں اپنی خواہشات کے اشاروں پر چلایا جارہا تھا۔

لیکن اس کے بعد جب سرکار دو عالم کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا، چنانچہ آپ نے ایک مہربان باپ کی طرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ میں تمہارے باپ جیسا ہوں اور تمہاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں۔

(مسند ابن حنبل 3 ص 53/7413، سنن نسائی 1 ص 38، سنن ابن ماجہ 1 ص 114۔313، الجامع الصغیر 1 ص 394/2580)۔

آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمام تر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کرسکتے تھے کہ اس کا رابطہ عالم غیب سے ہے۔

آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کیا کرتے تھے کہ خبردار جن چیزوں کو عقل و منطق نے ٹھکرا دیا ہے۔ ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑیں۔ (سورۂ اسراء آیت 36)

اس تمہید سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہوجاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مرجائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت کی موت ہوجائے گی بلکہ درحقیقت یہ ایک اجتماعی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام کے سورج کے طلوع کے ساتھ جو علم و معرفت کا دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کرلیں۔

یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت ہی اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکار دو (ص) عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس ضمانت کے مفقود ہوجانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مرجائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ "مسلمانو! دیکھو محمد اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مرجائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ" گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور رسول اکرم اس کا علاج معرفت امام کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے اور بار بار اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی دلدل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مرسکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصر (ع) سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

کس امام کی معرفت؟

اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کرلیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہوجائے گا کہ سرکار دو عالم نے کس امام اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیا ہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتا ہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اس کا اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا دعوی کردے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کرکے جاہلیت کی موت مرجائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دیدیتا ہے جو جہنم کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں؟

ائمہ جور نے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہے جسے اس حدیث کی سخت ضرورت تھی اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب روایت بیان کردیگا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کردیں گے اور اس طرح حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنادیا جائے گا۔ اگرچہ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ صرف لفظی بازیگری ہے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اسے خطائے اجتہادی کہا جاسکتا ہے اور نہ سوء فہم بھلا کون یہ تصور کرسکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر کا بیعت امیر المومنین (ع) سے انکار کردینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکری سطحیت کا نتیجہ تھا اور انہیں آپ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار میں جاکر عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کرلینا واقعاً اس احتیاط کی بنا پر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلا بیعت امام نہ گذر جائے اور ارشاد پیغمبر کے مطابق جاہلیت کی موت نہ واقع ہوجائے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے پہلے حضرت علی (ع) کی بیعت سے انکار کردیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تاکہ اس کے ہاتھ خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلا بیعت امام گذر جائے جبکہ سرکار دو عالم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مرجائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اور حجاج نے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اس پر بیعت کرلو تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہو کہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائے۔

(شرح نہج البلاغہ 13 ص 242)۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ جو حضرت علی (ع) کو امام تسلیم نہ کرے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہوسکتا ہے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت مار سکتا ہے اور اس کے ضروری ہے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت کے لئے بیعت کرلے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دیدے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسول کے خون سے رنگین ہوں۔

مورخین کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے 36ھ میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں واقعہ حرہ پیش آگیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نے اس انقلاب میں قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہوکر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نے ان کے لئے تکیہ لگوا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں بیٹھنے نہیں آیا ہوں۔ میں صرف یہ حدیث پیغمبر سنانے آیا ہوں کہ اگر کسی کے ہاتھ اطاعت سے الگ ہوگئے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محشور ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھے بغیر مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (صحیح مسلم 3/1478/1851)۔

ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ بالکل ایک متضاد جہت کی طرف موڑ دیا اور اسے یزید کی حکومت کی دلیل بنادیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرم نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا کہ لوگ ائمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ ہی بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنالیا اور اس طرح اسلامی احادیث ہی کو اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنادیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گذر گیا اور امت اسلامیہ ائمہ حق و انصاف کی بے معرفتی اور ان کے انکار کے نتیجہ میں جاہلیت کی طرف پلٹ گئی اور جاہلیت و کفر کی موت کا سلسلہ شروع ہوگیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپ امت کو اس امر سے آگاہ فرمارہے تھے کہ خبردار ائمہ اہلبیت (ع) کی امامت و قیادت سے غافل نہ ہوجانا اور اہلبیت (ع) سے تمسک کو نظرانداز نہ کردینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم و ہدایت کا خاتمہ اور دور کفر و جاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کی طرف حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سیکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور ائمہ اہلبیت (ع) سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔

اقتباس از کتاب اہلبیت کتاب وسنت کی روشنی میں

جموں کشمیر میں تعلیمی، عرفانی اور اُخوات کا انقلاب برپا کرنے کی ضرورت

کاروان اسلامی کی جانب سے منعقدہ 11ویں عالمی شاہِ جیلان کانفرنس میں ایک لاکھ سے زائد عاشقانِ مصطفیٰؐ کی شرکت

شیخ الازہر مصر کے سید احمد محمود الحسینی، حافظ احادیث کثیرہ صغیر احمد جوکھن پوری، مفتی محمد حنیف خان اور علامہ حامی کے علاوہ برجستہ علماء کا خطاب

مسلمانوں کے خلاف سازشی عناصر سے ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے مولانا حامی نے کہا کہ سیریا، فلسطین، رھونگیا، شام ھمارے لئے چشم کشا ھے کہ کس طرح سے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش رچائی گئی اور اقوام عالم اس سازش میں براہ راست ملوث بھی ھیں. انھوں نے اسلامی تنظیموں کے ذمہ داروں سے اپیل کی کہ وہ شام، فلسطین اور جموں کشمیر کے مسلمانوں کی بقا کی خاطر سامنے آئیں.

سرینگر گیارہویں سالانہ عالمی شاہ جیلان کانفرنس کی اختتامی تقریب پر جہاں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ لوگوں نے شرکت کرکے یہ بات صاف کی کہ جموں وکشمیر کے رہنے والے لوگوں کے قلوب میں دین مبین کی محبت کے ساتھ ساتھ اطاعت الٰہی و اہلبیتؓ و اولیاء کاملین کے مشن کی آبیاری کو انجام دینے کی خاطر ہر وقت اور ہر صورت میں تیار رہتے ہیں۔ اس کانفرنس میں جہاں ریاست جموں کشمیر کے متعدد علماء کرام نے شرکت کرکے سیرت نبویﷺ و اولیاء کاملین کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی وہی پر بیرون ریاست سے بھی جید علماء کرام ومشائخ کرام نے حصہ لیا۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق گیارہویں عالمی شاہ جیلان کانفرنس کے موقعہ پر جامع الازہر مصر کے شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ سید احمد محمود الحسینی نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس کے علاوہ حافظ احادیث کثیرہ حضرت صغیر احمد جوکھن پوری، حضرت مفتی محمد حنیف خان ناگوری بھی موجود تھے۔ اس موقع پر کاروان اسلامی انٹرنیشنل کے سربراہ علامہ غلام رسول حامی نے موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں امن تبھی ممکن ہوسکتا ہے جب جموں وکشمیر کے کا حل بامعنی مذاکرات کے ذریعے سے کیا جائے۔ انہوں نے برصغیر کے بھی ملکوں کے سربراہان سے اپیل کی کہ وہ اپنے ذاتی رسوخ کا استعمال کرکے جموں وکشمیر کے مسئلے کا حل نکالنے میں ریاست کے عوام کی مدد کرے۔ پوری دنیا میں جس طرح سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچی جارہی ہے اور مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے کہ انسانیت بھی شرمسار ہوتی ہے لیکن آج وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے فراہم کردہ لائحہ عمل کو اپنا کر ایک ایسا ماحول قائم کریں جس میں انسانیت کی قدریں بھی بلند ہوں اور ان بھی عناصر کے خلاف ایک منظم حکمت عملی لے کر سامنے آئیں جو مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں محو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے ہم علم کو حاصل کرنے اور علم کو دنیا اسلام میں چپے چپے تک پھیلانے میں اپنا کردار اسی طریقے سے نبھائیں جس طریقے سے ہمارے اسلاف نے پوری دنیا میں کام کرکے مثال قائم کی۔ مولانا حامی نے کہا کہ اسلام میں پہلی وحی اقراٗ کے حوالے سے ہی نازل ہوئی ہے اور کئی احادیث اس کی شرح میں حضورﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ دین ودنیا کی تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مولانا حامی نے کہا کہ کاروان اسلامی انٹرنیشنل جموں وکشمیر کے چپے چپے میں تعلیمی انقلاب کو عام کرنے کے لئے دارالعلوموں، درسگاہوں اور مدرسوں کا قیام عمل میں لا رہی ہے جس میں فی الوقت تیس ہزار کے قریب طلبہ وطالبات قرآن، حدیث، فقہ اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں۔ نعروں کی گونج کے بیچ مولانا حامی نے کہا کہ کاروان اسلامی نے قلیل مدت کے دوران جہاں ریاست جموں وکشمیر میں ایک مضبوط پروگرام چلایا ہے وہیں اس پروگرام کا انجام یعنی شیخ العالم ریسرچ یونیورسٹی کا قیام بہت جلد ایک حقیقت میں تبدیل ہونے جارہا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ جو لوگ علم کے معیار کو بلند کرنے کے بڑے بڑے دعوے پیش تو کرتے ہیں لیکن ان بھی دعووں پر تب سوالیہ نشان لگتا ہے جب وہ شیخ العالم ریسرچ یونیورسٹی پر خاموش رہتے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح انہوں نے منشیات سے پاک ریاست بنانے کا عظم کیا ہے جس میں کاروان اسلامی کا ہر کارکن ریاست کی عوام کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہے اور جس طرح سے لاکھوں لوگوں نے کاروان اسلامی کے اس مسودہ قانون پر دستخط کئے ہیں جو مسودہ قانون شراب و منشیات پر مکمل پابندی چاہتے ہیں وہ اس بات کی صاف عکاسی کررہا ہے کہ جس حساس معاملے کی طرف کاروان اسلامی نے قوم کی توجہ مبذول کی تھی اسے خندہ پیشانی کے ساتھ ریاست کی عوام نے بلالحاظ مسلک ومذہب قبول کیا ہے۔ انہوں نے عوام سے وعدہ دہرایا کہ جب تک ریاست منشیات سے پاک نہیں ہوگی تب تک جدوجہد جاری رہے گی۔ مسلمانوں کے خلاف سازشی عناصر سے ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے مولانا حامی نے کہا کہ سیریا، فلسطین، رہونگیا، شام ہمارے لئے چشم کشا ہے کہ کس طرح سے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش رچائی گئی اور اقوام عالم اس سازش میں براہ راست ملوث بھی ہیں۔ انہوں نے اسلامی تنظیموں کے ذمہ داروں سے اپیل کی کہ وہ شام، فلسطین اور جموں کشمیر کے مسلمانوں کی بقا کی خاطر سامنے آئیں۔ مولانا حامی نے کہا پوری دنیا میں مسلمانوں کے لئے ایک فعال اور مضبوط قیادت کی ضرورت ہے تاکہ ان غیر مسلم طاقتوں کے خلاف منظم انداز میں تحریک چلائی جاسکے جو تحریک علمی، روحانی اور سیاسی نوعیت کی ہو۔ گیارہویں شاہ جیلان کانفرنس سے جہاں کاروان اسلامی کے خطیبوں نے خطاب کیا وہی پر جامع الازہر مصر کے شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ سید احمد محمود الحسینی صاحب نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اتحاد واتفاق برقرار رکھتے ہوئے تحریک کے صفوں کو مزید مضبوط بناکر اس عرفانی اور نورانی تحریک کو بین الاقوامی سطح پر پہنچانے میں مولانا حامی کا تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں چاروں اماموں کے پیروکار موجود ہیں اور انہوں نے جو درس دیا ہے وہ تبھی تب ہی ممکن ہے جب ہم کاروان اسلامی انٹرنیشنل کے علمی پروگراموں کو جو پوری دنیا میں چل رہے ہیں، کامیاب بناکر کشمیر سے یہ پیغام دیں کہ شیدائیان رسولﷺ ہر حال میں اس مشن کی آبیاری کرتے ہیں جس مشن کی طرف ہمارے اسلاف نے ہم کو راستہ دکھایا ہے۔ اس موقع پر کاروان اسلامی کے مرکز المدارس الاحمدیہ الثقافیہ سے فارغ شدہ حفاظ کرام ومولوی فاضل صاحبان کی دستار بندی کی گئی۔

ولایت ٹائمز

29اپریل2018تا6مئی2018

کشمیر میں مسلکی منافرت کا خریدار کون؟

سماجی رابطہ کی ویب سائیٹوں کی وساطت سے بعض تنگ نظر و تنگ ظرف علماء و خطبا کی طرف سے مسلکی منافرت پھیلانے کا سلسلہ انتہائی تشویش ناک رخ اختیار کر چکا ہے۔ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے صادر کرنے اور اختلافی مسائل و معاملات کو ہوا دے کر نفرت و عناد کی آگ بھڑکانے جو لامتناہی سلسلہ جاری ہے اس کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ آگ کسی بھی وقت بھیانک شکل اختیار کر کے قوم کو جھلس کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر سکتی ہے۔فیس بک وغیرہ پر جاری اس جنگ کے تئیں قوم کا ہر ذی شعور و ذی حس فرد متفکر بھی ہے اور مبتلائے تشویش بھی۔میر واعظ ڈاکٹر عمر فاروق نے حال ہی میں ایک تقریب میں خطاب کے دوران اس سنگین مسئلے کے حوالے سے کہا کہ مسلکی منافرت پھیلانے والوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کیا جانا چاہئے۔اس سے قبل معمر حریت لیڈر سید علی گیلانی نے بھی اس گھمبیر معاملے کیطرف قوم کی توجہ مبذول کی۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ بالعموم اور کشمیری قوم بالخصوص انتہائی نازک اور پُر آشوب دور سے گذر رہی ہے۔اسلام دشمن طاقتیں ملت میں تفرقہ پھیلا کر مسلط ہونے کیلئے لگاتار کوشاں ہے۔مسلمانوں کو آپس میں ہی برسر پیکار کر کے ان کت اقتصادی، سیاسی و معاشرتی وسائل کا استحصال کرنا سامراجی طاقتوں کا ہمیشہ طرہ امتیاز رہا ہے۔امت مسلمہ کا موجودہ خون آشام منظر نامہ اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ مسلمانان جہاں مسلکی اختلافات کی بھینٹ چڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کر رہے ہیں۔عصر حاضر کے پُر آشوب حالات کے تناظر میں امت مسلمہ کو متحد و منظم ہونے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ آج مسلمان اسلام کے نام پر آپس میں دست گریباں ہیں اور نت نئے فروعی نوعیت کے معاملات میں الجھ رہے ہیں۔

سرزمین کشمیر کو یہ افتخار و امتیاز حاصل ہے کہ یہ ہمیشہ مذہبی و مسلکی ہم آہنگی و مساوات کی آماجگاہ رہی ہے۔یہاں کے وسیع النظر و بالغ فکر علماء و دانشوروں نے دشمن کی چالوں کو بھانپ کر ہمیشہ ناکام و نامراد بنایا ہے۔صوفیوں اور سنتوں کی اس سرزمین میں امن و آشتی اور اُخوت و محبت کا گلستاں ہمیشہ سرسبز و شاداب رہا ہے۔لیکن شومئی قسمت کہئے یا قوم کی حرماں نصیبی آج جس شدت سے سوشل میڈیا کے ذریعے مسلکی منافرت کی مہم چلائی جا رہی ہے اس کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ "پیر وار" کے نام سے دنیا کے گوشہ و کنار میں مشہور یہ قطعہ اراضی بھی اس آگ میں جھلس سکتی ہے۔لہٰذا ایسی صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے علماء و خطبا و دانشور حضرات کسی بھی غفلت شعاری سے کام نہ لیں بلکہ اولین فرصت میں اس طوفان کے سد باب کیلئے فوری اقدام کریں۔جمعہ خطبوں کو دوران آپسی اتحاد و اتفاق کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا جائے،اس سلسلے میں خصوصی بین مسلکی کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے تاکہ دشمن کو اپنے مذموم عزائم میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔

تنازعہ کشمیر اور متاثرہ خواتین کا کردار

مہاراج گنج کی ایک ماں 18 سال سے جبری طور گمشدہ دو بیٹوں کے انتظار میں

رفیع آباد کی مقتول پولیس اہلکار کی ماں زونہ بیگم کی دنیا مکمل طور تباہ و برباد

میرے پیارے بیٹے کی موت نے مجھے پوری طرح سے چکنا چور کر کے رکھ دیا، اور جیسے آپ جانتے ہیں کہ اولاد کو بڑا کرنے میں دھائیوں کی سخت محنت، محبت لگتی ہے اور پھر تشدد کا دیو انھیں ایک لمحہ میں کھا جاتا ہے۔ پورا خاندان انھیں یاد کرتا ہے، وہ ایک شریف اور محنتی نوجوان تھا۔ انھوں نے اپنے پیچھے ہمارے لئے ایک ناتواں بیٹی اور غم زدہ بیوی چھوڑی ہے۔ہم ہندوستان اور پاکستان کے حکمرانوں سے التجا کرتے ہیں کہ اس صورتحال کے پیش نظر کوئی سمجھوتہ کریں کیونکہ اس خون خرابہ سے کسی کا فائدہ نہیں ہونے والا — تشدد ہمیں برباد کر رہا ہے اور اس سے اصل متاثر ہم خواتین ہو رہی ہیں جب ہم اپنے کسی عزیز کو دور ہوتے دیکھتی ہیں۔

سرینگر/کشمیر نیوز بیورو/تنازعہ کشمیر کے حل نہ ہونے کی وجہ سے کشمیری خواتین نے پچھلے 30 سالوں سے بدترین درد کا سامنا کیا ہے۔مرنے والوں کی بڑھتی تعداد سے عورت کو ماں، بیوی اور بہن کی حیثیت سے اپنے عزیزوں کی اموات سے کافی متاثر ہونا پڑ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کشمیری عورتوں میں کشیدگی سے متعلق بیماریاں کافی حد تک بڑھ گئی ہیں۔ایک بین الاقوامی آزاد طبی انسانی کی تنظیم، "میڈیسنز سینس فرنٹیئرز/سرحدوں کے بغیر ڈاکٹرز" نے کشمیر کے اندر کی گئی ایک سروے میں کچھ اس طرح کی تحت شمار یات پائی، 50 فیصد خواتین اور 36 فیصد مرد ذہنی دباؤ کا شکار ہیں، 36 فیصد خواتین اور 21 فیصد مرد پر انتظی انزائٹی ڈس آرڈر (مکمل پریشانی) کا شکار ہیں اور 22 فیصد خواتین اور 18 فیصد مرد پوسٹ ٹرامیٹک کشیدگی کا شکار ہیں۔ہماری ٹیم کچھ ایسی خواتین سے ملے جنہوں نے کشمیر میں بہت قریب سے تنازعہ اور تشدد کے اثرات دیکھے ہیں۔زونہ بیگم جو رودہامہ رفیع آباد سے تعلق رکھنے والی ایک پولیس اہلکار غلام نبی ہنگر کی ماں ہے (جو سوپور میں 6 جنوری 2018 کو مبینہ جنگجوؤں کے ایک حملے میں ہلاک ہوئے تھے ان کے ساتھ اور 3 پولیس اہلکار بھی مارے گئے تھے)۔اپنے بیٹے کی موت سے زونہ بیگم مکمل طور پر تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ، "میرے پیارے بیٹے کی موت نے مجھے پوری طرح سے چکنا چور کر کے رکھ دیا، اور جیسے آپ جانتے ہیں کہ اولاد کو بڑا کرنے میں دہائیوں کی سخت محنت، محبت لگتی ہے اور پھر تشدد کا دیو انہیں ایک لمحہ میں کھا جاتا ہے۔پورا خاندان انہیں یاد کرتا ہے، وہ ایک شریف اور محنتی نوجوان تھا۔انہوں نے اپنے پیچھے ہمارے لئے ایک ناتواں بیٹی اور غم زدہ بیوی چھوڑی ہے۔ہم ہندوستان اور پاکستان کے حکمرانوں سے التجا کرتے ہیں کہ اس صورتحال کے پیش نظر کوئی سمجھوتہ کریں کیونکہ اس خون خرابے سے کسی کا فائدہ نہیں ہونے والا – تشدد ہمیں برباد کر رہا ہے اور اس سے اصل متاثر ہم خواتین ہو رہی ہیں جب ہم اپنے کسی عزیز کو دور ہوتے دیکھتی ہیں۔خواتین ایک ماں، بیوی اور بہن کی حیثیت سے اس ختم نہ ہونے والے تنازعہ کی وجہ سے بری طرح متاثر ہو رہی ہیں اور وقت آ گیا ہے کہ جب اس خون خرابے کو ختم کرنے کی غرض سے بھی ضروری اقدامات کئے جانے چاہیے۔" ایک اور واقعہ میں 35 سالہ محمد شفیع راہ اور 30 سالہ مشتاق احمد راہ جو ڈاون ٹاون سرینگر کے مہاراج گنج علاقے سے ہیں، سوکشی نیپال میں صابن کا فین کے شعبے میں کام کرتے تھے، پچھلے 18 سالوں سے غائب پڑے ہیں۔ان کے لواحقین کے مطابق انہیں بھارت کی سیکورٹی ایجنسیوں نے سال 200 میں نیپال سے گرفتار کیا تھا۔خدیجہ راہ ان دو لاپتہ بیٹوں کی ماں نے کشمیر نیوز بیورو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "جب سے میرے بیٹے غائب ہیں میں نے ہر دن جہنم کی طرح گزارا ہے۔ہم نے ہر کونے تک پہنچنے کی کوشش کی تا کہ ان کا کچھ پتہ چل جائے مگر ہر وقت جھوٹے وعدوں کے ساتھ واپس لوٹنا پڑا، ابھی کوئی مضبوط اشارہ نہیں ملا۔ میں اور میرے شوہر رات دیر گئے تک بیدار رہ کر اپنے بیٹوں کے متعلق باتیں کرتے ہیں اور ان سالوں میں اپنے بیٹوں کے غائب ہونے میں ہمیں ذہنی تناؤ کے علاوہ اور بہت سی بیماریوں کا اثر ہوا ہے۔ان 18 سالوں میں ہم پر متعدد کروڑ قیامتیں گزری ہیں، ہمیں کہیں پر بھی انصاف نہیں ملا، ہمارے درد کا کوئی اندازہ نہیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ ہمارے بیٹوں کے ساتھ کیا ہوا – ہم انسان دوست لوگوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے درد سے باخبر ہوں اور ہمارے بیٹوں کی واپسی ممکن بنائیں۔" زندگی کے ہر سطح پر چاہے ذہنی تناؤ ہو یا قتل و غارت یا پھر عزیزوں کا غائب ہو جانا، کشمیری خواتین ظاہری طور پر تنازعہ کشمیر سے زخمی ہو چکی ہیں۔

The Savior of Humanity; Imam Mahdi (ATFS)

By Hakim Suhail Abbas

This exalted personality has the same name and Kunniyat (agnomen) as the Holy Prophet (S). His titles are Mahdi, Hujjat, Qaium, Montazer, Sahibuz zaman and Khalaf al-saleh. His most famous honorific however is Al-Mahdi (aj).

Ibn Khallikaan writes; "His well-known title is Hujjat. The shias know him by the titles, Montazar, Qaium and Mahdi"

The great scholar Mohaddith al-Noori has collected 182 titles of Imam Mahdi (aj) from the Islamic texts. Each of these titles signify each of his virtuous qualities.

Hazrat Imam Mahdi (aj) is the twelfth and last of the chain of the Purified Imams (as) and the divine successors. He was born at the time of dawn, on Friday the 15th of Shaban 255 A.H. in the city of Samarrah

His respected father is Imam Hasan al-Askari (as). His beloved mother is Janab al-Nargis Khatoon (ra). She was the descendant of the Caesar of Rome from her father's side and from her mother's side she had descended from shamoon the vicegerent of Hazrat Isa (as).

The tyrant Abbasid rulers were aware of the prophecies of the Holy Prophet (S). That the son of Imam Hasan al-Askari (as) by the name of Mahdi will appear to remove all kinds of corruption and tyranny; hence they planned to eliminate the child when he is born. Due to this the birth of Imam Mahdi (aj) was kept a secret like that of Hazrat Moosa (as). So much so that except for the most trusted of the Shias and his own family, no one knew of the existence of Hazrat (as). In spite of this whenever there was an opportunity, Imam Hasan al-Askari (as) showed his son to his trustworthy followers; that in future they may follow him. This was in order that the Shias may remain firm upon the right path, and not be led astray.

Ameerul Momineen Ali (as) said,

"The earth shall never be devoid of the Divine Proof, He may be apparent and prominent or he may be concealed and hidden. And it is because of him that the proofs and signs of Allah are not wasted."

Imam Jafar as Sadiq (as) said:

"The (Divine) Proof was existing before creation (of other things), during creation and after creation".

Imam Jafar as Sadiq (as) said:

"Because Allah is great and mighty, He has never made the earth devoid of a just Imam".

Imam Jafar as Sadiq (as) said,

"Even if two people remain on the earth. One of them shall be a Hujjat upon the other. And if one of them dies, it will be the Hujjat that remains".

Imam Ridha' (as) said,

"Certainly, the earth shall never be devoid of one of us, Imams".

Necessity of Recognizing Hujjat?

Usman Al Amri says:

"I asked Abu Muhammad Al Hasan bin Ali (as) when I was in his presence, regarding the saying of his forefathers (as) that,

'The earth shall never be devoid of Allah's proof upon His creatures till the day of qayamat. And certainly one who dies without recognizing the Imam of his time, dies the death of Ignorance".

He (as) said, "This is as true as the bright morning".

It was asked to him (as),

"O son of the Prophet (S), then who is the Hujjat and the Imam after you?".

He (as) said,

"My son, Muhammad. He is the Imam and the Hujjat after me. One who dies without recognizing him, dies the death of Ignorance".

According to Imam Jafar as Sadiq (as) the death of ignorance is the death in a deviated and astray condition.

The importance of recognising the Imam of the time is also clear from the following tradition. When Zurarah asked Imam Jafar as Sadiq (as), "What should I do if I reach the time of his ghaibat ?".

Imam (as) replied, "Recite this Dua;

O Allah, make me recognise Your Self.
Certainly if You do not make me recognise Your Self, I will not recognize Your Messenger.
O Allah make me recognise Your Prophet.
Certainly if you do not make me recognise Your Prophet, I
Will not recognise Your Hujjat.
O Allah ! make me recognize Your Hujjat.
Certainly if You do not make me recognize Your Hujjat I will go astray in my religion."

The Holy Prophet (S) said:

"O Ali know that the strangest of the people of Imaan and the greatest of them in certainty are those people who will be in Aakheruz zamaan (the last period of time). They will not meet the Prophet. And their Imam will be hidden from them. But they will believe (only) due to black upon white."

The "black upon white" means the writings on paper. It means that these people will believe in the Quran and the sunnat as recorded in the books, even though they may not see their Imam (as).

Imam Jafar as-Sadiq (as) said:

"Certainty, the master of this affair has an occupation. Then those who are the pious servants of Allah, will hold firmly to their faith.

Imam Musa al-Kazim (as) said:

"Blessed are our followers (the shiites) who during the time of occupation (Ghaybah) of the Imam of the Age, identify themselves with our Authority (wilayah) and keep away from our enemies. They belong to us and we belong to them. They have accepted our leadership and we are pleased with their adherence. Therefore, blessed are they. I swear to Allah that they will be with us in our rank in Paradise"

It is related from Imam Jafar as-Sadiq (as) that the following duа must be recited during the time of ghaibat.

"O Allah ! O Beneficient ! O Merciful ! O the knower of the thoughts (of the hearts) ! make my heart firm upon your religion.

Ayah Describing Imam Zamanina (aj)

Imam Ridha' (as) said:

"The most pious of believing men and women are those who are sorrowful for the (time of) flowing water (Imam Mahdi- aj)"

Flowing water indicates that it is a part of the ayat:

"Say! Have you considered if your water should go down, who is if then that will bring you flowing water?" (Sura Al Mulk, 67:30)

According to Imam as-Sadiq (as) "the flowing water" in this Ayat means Hazrat Mahdi (aj). Hence the exegesis of this Ayat is as follows:

"Say, if your Imam (as) goes into ghaibat, who is it that will bring back your Imam to you. Who, like a gushing spring will teach you what is haraam and what is halal, and quench you thirst with good tidings (news) of the sky and the earth.

Imam Hasan al-Askari (as) said,

"By Allah they do not truly wish for his reappearance, and do not attain salvation. Except those, whom Allah the High and the Mighty, has made firm upon the sayings of their Imams, and gave them the tawfeeq (opportunity) to pray for the hastening of the reappearance.

Imam Mahdi (aj) says:

"And pray more for an early reappearance. For certainly, in it, is your success

Universal Government Of Imam Mahdi (AJ)

Holy Prophet (S) said, "My Caliphs are my legatees and the proofs of Allah upon the creatures, after me they are twelve. The first of them is my brother and the last of them is my (grand) son"

He was asked, "O Prophet of Allah, which brother of yours" He replied, "Ali Ibn Abu Talib"

Again he was asked, "And which Son?"

He said, "Al Mahdi is the one who will fill the earth with justice and equity just like it had been filled with injustice and tyranny. I swear by the one who has sent me as the giver of good tidings, even is a single day remains for the world (to end), Allah shall prolong that day till he sends (to it) my son Mahdi. Then Ruhullah (spirit) Isa ibne Maryam will descend and perform prayers behind him. The earth shall be illuminated by his radiance and his authority shall stretch from the east to the west.

Rule of Imam e Zamaanina (AJ)

Ameerul Momineen Ali (as) said,

"He will direct desires towards (the path of) guidance while people will have turned guidance towards desires, and he will turn their views to the direction of the Quran while the people will have turned the Quran to their views.

According to the submission of Ibne Abil Hadid, this saying refers to Hazrat Mahdi (aj)

Imam Jafar as-Sadiq (as) said,

"When the Qaium shall arise, he will rule with justice, the tyrants of his time shall fear him, the righteous will be safe, the earth shall reveal its treasures, all the truth- seekers will seek his company and no follower of any religion would remain except that they see Islam and declare their faith in it."

Imam Ridha' (as) said,

"The fourth of my descendants is the son of the chaste maid. Allah shall purify the earth from every atrocity through him and rid it of every injustice. He is the one whose birth shall be doubted. He will have an occupation before his reappearance. When he reappears, the earth will light up with his brilliance. And he will establish the scales of justice among the people. Then, (among men), one will not oppress the other."

Author hails from Kashmir is a Social Activist and can be reached at suhailkashmiri1435@gmail.com

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884,Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS
JK Bank Budgam Kashmir,
M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:18 | Pages:16 | 30th April 2017 to 6th May 2018 | Rs.5/-

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com

www.wilayattimes.com

Imamia Library Watergam Baramulla

To promote knowledge, vision and awake people, Imamia library came into existence by citizens of Watergam Baramulla of North Kashmir.Our appeal to come forward and join the mission to serve society. Help us by donating qualitative books and financial means.

M-No:+91-9596332422; 9797888534
7298982303; 9697735736

ADMISSIONS OPEN

ERA UNIVERSITY

CONSTITUENT COLLEGES
ERA'S LUCKNOW MEDICAL COLLEGE & HOSPITAL
ERA'S INSTITUTE OF ALLIED HEALTH SCIENCES
ERA'S COLLEGE OF NURSING
ERA COLLEGE OF PHARMACY

RESEARCH OPPORTUNITIES AVAILABLE FOR STUDENTS
- 833 research publications in national & international journals in last 5 years
- Well-equipped research labs, including a cutting-edge stem cell laboratory
- Biannual Journal published by the name Era's Journal of Medical Research (EJMR)
- Regular hosting of National and International Conferences

STUDENT-CENTERED TEACHING & TRAINING
- Integrated Learning Methodology
- Teaching through 3D Animation
- Educational Video Games
- Computer-Aided Revision
- Skill Development & Assessment Software

Excellence in Academics
Conducive Learning Environment
Professionally Trained Educators

OUR LEGACY

INTERNATIONAL ACADEMIC & RESEARCH COLLABORATIONS

The University of Queensland

Universität Rostock

NATIONAL ACADEMIC & RESEARCH COLLABORATIONS

COURSES OFFERED

MEDICAL
NURSING
PHARMACY
ALLIED HEALTH SCIENCES
FACULTY OF SCIENCE & TECHNOLOGY
COMMUNICATION
FACULTY OF COMPUTER SCIENCE
FACULTY OF LIBERAL STUDIES
Ph.D PROGRAMMES

For online registration & more details, visit www.erauniversity.in

کواکب الهند (۷)

برصغیر کے ماضی میں شیعہ علماء کا اہم حصہ ادا کرنے والے

آیت اللہ غفران مآب

(۱) مختصر تعارف:

(۲) آپ کا زمانہ:

(۳) خدمات کا کلی جائزہ:

(۴) بعض اہم خدمات:

(۵) علمی شخصیت:

(۶) بعض تصنیفات و تالیفات:

حوالہ: